گڑیوں کی دنیا

گڑیاں ہمیشہ سے ہی معاشرے میں موجود رہی ہیں۔ جنوبی امریکہ، برصغیر، جاپان، اٹلی، یونان اور دنیا بھر میں کئی قدیم مقامات کی کھدائی کے دوران وہاں سے گڑیاں نکلی ہیں۔ مٹی، لکڑی، کپڑے اور کئی قسم کے دیگر مواد سے تیار کردہ گڑیاں نہ صرف کھلونوں کے طور سے استعمال ہوئی ہیں۔ بلکہ معاشرتی رسوم اور کئی تہذیبی اقدار کا حصہ بھی ہیں۔ ماہرین اس بات کا تعین تو نہیں کر سکے کہ پہلے پہل گڑیا کس مقصد کیلئے بنائی گئی تھی مگر یہ بات طے ہے کہ اب گڑیاں کئی طرح سے بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔

سب سے بڑھ کر گڑیوں کو کھلونوں اور تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ یہ ہمارے ماضی کا خوبصورت اظہار ہیں جس سے ہم گذشتہ ادوار کی زندگی، کھیلوں، طرزِ تمدن اور معاشیات کے متعلق جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر گڑیاں ہماری ثقافت کی امین ہیں۔

ڈاکٹر سنٹا سِلر نے پاکستان، کیمرون اور کولمبیا میں ہاتھ سے گڑیاں بنانے کے دوررس نتائج کے حامل منصوبے شروع کیے۔

پاکستانی گڑیاں

ٹھٹہ غلام کا دھیرو کا پنجاب (پاکستان) کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ **1991**ء میں جرمنی کی ثقافتی ترقیاتی سوسائٹی (**DGFK**) کے تعاون سے گاؤں میں انجمن فلاح عامہ کے نام سے ایک این جی او قائم ہوئی۔ **1993**ء میں ڈاکٹر سنٹا سِلر نے یہاں خواتین مرکز قائم کیا۔ اب اس منصوبے میں **120** خواتین شامل ہیں جو اپنے گھروں کی دیکھ بھال اور دیگر روائتی کاموں سے فارغ ہو کر یہاں کام کر کے اضافی آمدنی حاصل کر رہی ہیں۔ ٹھٹہ غلام کا دھیرو کا میں موجود خواتین مرکز ملک بھر میں چھ (**6**) تنظیموں سے تعاون کر رہا ہے۔ اب یہاں مردوں کا مرکز بھی قائم ہو چکا ہے۔

کیمرون کی گڑیاں

سات پہاڑی چوٹیوں پر پھیلا شہر بامانڈہ ساٹھ ہزار (**60,000**) نفوس پر مشتمل ہے۔ کیمرون کے شمال مغربی صوبے کے دارالحکومت بامانڈہ میں تین کواپریٹو کام کر رہے ہیں جنہیں ڈی جی ایف کا تعاون حاصل ہے۔ ان کواپریٹوز میں **100** خواتین کے علاوہ مرد بھی کام کر رہے ہیں۔

کولمبیا کی گڑیاں

بویاسا کے دارالحکومت چک نیتھورا کے نزدیک واقع سابو یا چھ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں **1999**ء میں منصوبے کا قیام عمل میں آیا۔ لحہ موجود میں یہاں **100** خواتین دستکار مصروف کار ہیں۔ اس منصوبے کو بھی ڈی جی ایف کا تعاون حاصل ہے۔